روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 12- جنوری 2000ء - 4 شوال 1420 ہجری- 12- صلح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر9

تین باتیں یاد رکھو

حضرت ابوکبشہ انماری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- تین باتیں میں قسم کھا کر بیان کرتا ہوں انہیں اچھی طرح یاد رکھو- کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا- جب کسی پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے- اور جب کوئی شخص سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے-

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا حدیث 2247)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہجد کو تقریباً فرض سمجھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت سے تہجد پڑھی

وقف جدید میں عالمی طور پر امریکہ اول پاکستان دوم اور جرمنی سوم رہا

1999ء کی غیر معمولی خصوصیات کسی خاص تقدیر الٰہی کی نشان دہی کرتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7- جنوری 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 7- جنوری 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ میں صدقات میں حصہ لینے اور نمازوں کے قیام کی نصیحت فرمائی اور وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جمعۃ الوداع کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ اس جمعہ میں جو شامل ہوا اس کے سب گناہ بخشے گئے- اس پہلو سے جب احادیث کا مطالعہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے- حضور نے فرمایا کہ اس جمعے میں رمضان کے اسباق کو دوہرا کر اگلے سال کے لئے رمضان کے استقبال کی تیاری کی جائے- اس لحاظ سے اس جمعہ کو استقبال کا جمعہ کہنا چاہئے- رمضان کا سب سے اہم سبق نمازوں کی پابندی ہے- پانچ وقت کی نماز تو لازمی ہے تہجد بھی تقریباً فرض کی طرح ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مداومت سے تہجد پڑھی ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا 1999ء میں بعض ایسے امور ظاہر ہوئے جو گہری حکمت پر مبنی معلوم ہوتے ہیں- امام صاحب (عطاء المجیب راشد صاحب) نے یہ لکھ کر بھجوائے اور محمد صادق طاہر صاحب نے اس میں کچھ اضافے کئے ہیں- وہ باتیں یہ ہیں کہ سال کا آغاز جمعہ کے دن سے اور اختتام بھی جمعہ کے دن ہوا- سال کے عین وسط 2- جولائی کو جمعہ کا دن تھا- سال کے شروع میں بھی رمضان آیا اور آخر میں بھی- اس رمضان میں پانچ دفعہ جمعہ آیا- آخری عشرے میں دوبار جمعہ آیا- اس سال فرائیڈے دی ٹینتھ دوبار آیا- حضور نے فرمایا فرائیڈے دی ٹینتھ نے میری صحت پر غیر معمولی اچھے اثرات مرتب کئے- اس سال ایک کروڑ آٹھ لاکھ 20 ہزار 226- افراد احمدی ہوئے- تاریخ ادیان میں یہ پہلی بار ہوا کہ اتنی تعداد میں لوگ ایک سال میں حق پر جمع ہوئے ہوں- جلسہ قادیان میں 21 ہزار کی حاضری ہوئی- جس میں 16 ہزار نومبائعین تھے- ایم ٹی اے نے ڈیجیٹل ٹرانسمیشن شروع کی- 11- اگست کو مکمل سورج گرہن کے روز حضور کو پہلی بار نماز کسوف پڑھانے کی توفیق ملی-

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے نمازوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان فرمائیں- حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بلاناغہ تہجد پڑھی- حجۃ الوداع میں پانچوں نمازوں کی تلقین فرمائی نیز زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید فرمائی- آنحضورؐ نے فرمایا صدقہ بندے کے مال میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا- صدقہ دیکر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرکے- دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہ کرو ایک جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے راہ حق میں خرچ کیا- اور جس کو اللہ نے سمجھ علم و حکمت عطا کی جس سے وہ فیصلے کرتا اور سکھاتا بھی ہے- جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کے بدلے میں اسے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر- اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے جن میں نومبائعین کو خصوصی طور پر چندوں میں شامل کرنے کی تحریک فرمائی ہے-

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وقف جدید سے میرا گہرا تعلق رہا ہے- اس کے تحت مجھے وسیع دورے کرنے کی توفیق ملی- اندرونی طور پر گہرے طور پر جماعت کی کمزوریاں جانچنے اور ان کو دور کرانے کا موقع ملا- حضور نے فرمایا 25- دسمبر 1985ء سے وقف جدید کو عالمگیر کر دیا گیا- اب یہ خدا کے فضل سے 100 ممالک تک پھیل گئی ہے- امسال کل وصولی 10 لاکھ 74 ہزار 500 پونڈ ہوئی- اس سال چندہ میں گذشتہ سال کی نسبت 41 ہزار 500 پاؤنڈ کا اضافہ ہوا- اور مجاہدین کی تعداد میں 24 ہزار 530 کا اضافہ ہوا- دنیا بھر میں وقف جدید کے چندہ میں امریکہ اول 'پاکستان دوم اور جرمنی تیسرے نمبر پر رہا- اس کے بعد برطانیہ- کینیڈا- بھارت 'سوئٹزر لینڈ' انڈونیشیا' جاپان اور بیلجیئم رہے- نمایاں کام کرنے والے ممالک میں ناروے' برما' ہالینڈ' فرانس' ماریشس اور بوسنیا قابل ذکر ہیں- اس بار 17 نئے ممالک شامل ہوئے ان میں مڈغاسکر' بلغاریہ' چیک' سلواک' گنی' کوناکری' مالی' ملاوی' برونڈی' آسٹریا' تیونس' سوڈان' نیپال' مقدونیہ اور ایتھوپیا شامل ہیں- پاکستان میں ربوہ اول رہا- اطفال میں بھی ربوہ اول رہا- دیگر شہروں میں ترتیب وار پوزیشنیں یہ ہیں- کراچی- لاہور- اسلام آباد- راولپنڈی' سیالکوٹ' فیصل آباد' شیخوپورہ' گوجرانوالہ' عمرکوٹ' سرگودھا اور ناروال-

چندہ وقف جدید اور الٰہی قانون

○ "ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے- کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے- اللہ تعالیٰ کا قانون' قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا' اس پر لاگو ہو جاتا ہے- اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں- اموال میں برکت پڑتی ہے- ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے- پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں- خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں (خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 2- جنوری 1998ء)

★......★......★......★

ربوہ میں عید الفطر

ربوہ 9- جنوری 2000ء- ربوہ میں عید الفطر مذہبی جوش و خروش اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ماحول میں منائی گئی- نماز عید کا اجتماع بیت الاقصیٰ میں ہوا جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 37 ہزار مرد و زن اور بچے شریک تھے- بیت اقصیٰ کا وسیع میدان جس کو حال ہی میں نئے سرے سے ہموار کیا گیا ہے قریباً آخر تک نمازیوں سے بھرا ہوا تھا- خواتین کے لئے مخصوص گیلری کے علاوہ بیت اقصیٰ کا قریباً نصف حصہ مختص کیا گیا تھا- نماز عید محترم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ میں غریبوں کو عید کی خوشیاں دینے اور ان سے پیار و محبت کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی- نماز عید کے لئے بڑے جامع انتظامات کئے گئے تھے گاڑیوں' کاروں' موٹر سائیکلوں اور رکشوں کو بیت الاقصیٰ سے دور ہی پارک کیا جاتا رہا- سائیکلوں کے لئے بھی الگ پارکنگ بنائی گئی سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا گیا- بیت اقصیٰ کے ارد گرد محافظ خدام چوکس کھڑے تھے- سڑکوں پر مردوں عورتوں کے راستے الگ الگ کرنے کے لئے معصوم اطفال بڑی مستعدی سے ڈیوٹیوں پر متعین تھے- بیت اقصیٰ کے چاروں طرف آنے والی سڑکوں پر خدام کی بڑی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

صدقات، دعا اور خیرات سے ردّ بلا ہوتا ہے

جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 8 اکتوبر 1999ء بمطابق 8 اخاء 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ توبہ کی آیت 104 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کیا انہیں علم نہیں ہوا کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے ولا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جیسا دعاؤں پر انسانی یقین کو کامل کیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس سے پہلے کسی نبی نے دعا کے مضمون کو اس زور اور قوت سے چھیڑا ہو۔ اور یہ تو بہر حال سب کا ایمان ہے کہ ہر نبی کا ہتھیار دعا ہی ہوتا تھا۔ بعد کے لوگوں نے مضمون کو بگاڑ دیا اور کچھ کا کچھ سمجھ لیا مگر ہر نبی کا اصل ہتھیار دعا تھا۔ لیکن جب اور نبیوں کا محمد رسول اللہ ﷺ سے مقابلہ کیا جائے تو بہت بڑا فرق دکھائی دیتا ہے اس سلسلے میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ذوالنون (حضرت یونس) نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین۔ اس دعا کو جو بھی مسلمان کسی ابتلاء کے وقت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **قضاء و قدر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے۔ اور عمر کو صرف نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔**

(سنن الترمذی کتاب القدر باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء

اب یہ جو دوسرا فقرہ ہے اس کی تشریح آگے مل جائے گی حضرت مسیح موعود (-) نے بھی فرمائی ہے۔ اصل میں عمر تو جو مقدر ہے اس سے آگے نہیں جا سکتی مگر اس مقدر سے پہلے لوگ اپنی غلطی کی وجہ سے، دوسروں کی غلطی کی وجہ سے حادثات کے نتیجہ میں فوت ہوتے ہی رہتے ہیں تو قضاء و قدر کا ایک آخری کنارہ ہے جیسے کوئی پل بنانے والے پل تعمیر کرتے ہیں تو اس کی تاریخ لکھ دیتے ہیں کہ اس تاریخ کو یہ پل دوبارہ تعمیر ہونا چاہئے یا اس کی مرمت ہونی چاہئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کی قضاء و قدر مقرر فرما رکھی ہے۔ آخری مدت کو کوئی نہیں ٹال سکتا لیکن اس سے پہلے مرنے کے بے انتہا امکانات ہیں اور ان امکانات کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ عمر کو نیکی ہی بڑھا سکتی ہے۔ اب یہاں نیکی سے مراد کیا ہے؟ دراصل وہ لوگ جو دوسروں سے نیکی کرتے ہیں اور ان کی بھلائی کرتے ہیں اور گویا عملاً ان کی خاطر زندہ رہتے ہیں وہی ہیں جن کی عمر کو آخری حد تک بڑھایا جا سکتا ہے اگر اللہ یہ چاہے۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔ اور انسان یقیناً اپنی خطاؤں ہی کی وجہ سے جو وہ کر چکا ہوتا ہے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فی القدر

رزق سے محروم کیا جانا ایک مشکل مضمون ہے، اس کو میں اس وقت چھوڑتا ہوں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ورنہ دنیا میں بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے بے خدا لوگ، گندے، دہریہ، دنیا پرست رزق سے محروم دکھائی نہیں دیتے۔ تو یہاں رزق کے مضمون کو میں خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں مگر اس وقت خطبے کا وقت اجازت نہیں دیتا کہ تفصیل سے اس میں جاؤں۔ غالباً اس سے پہلے میں کسی خطبے میں یہ بیان کر چکا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو **شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔**

(سنن ترمذی ابواب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

یعنی دعا کا وقت اصل میں آرام کا وقت ہے۔ جب اسے کوئی تنگی نہیں، کوئی مشکل نہیں وہ وقت جو ہے وہ دعاؤں کا وقت ہے۔ ورنہ جب ضرورت پڑے تو اس وقت تو دہریہ بھی خدا خدا کہنے لگ جاتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ اگرچہ اللہ اپنی رحمت سے وقتی طور پر ان کو بچا بھی لیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل دعا کا مفہوم وہی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب آسانی کا وقت ہو، آرام کا وقت ہو، اس وقت خدا کو یاد کیا کرو۔ پھر جب تمہارا مشکل وقت آئے گا تو اللہ تمہیں یاد رکھے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کسی کے لئے باب الدعاء کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اسے عافیت طلب کرنا محبوب ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ **دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہو اور اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔**

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید

اس میں ایک اور باب رحمت کھول دیا گیا ہے۔ پہلے تو لگتا تھا کہ جب مصیبت پڑ چکے پھر دعا کام نہیں کرتی لیکن اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بسا اوقات اگر اللہ چاہے تو مصیبت پڑنے کے بعد بھی وہ اس کو ٹال سکتا ہے اور یہ اس کی مرضی ہے جس سے چاہے یہ سلوک فرمائے۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات)

اب اللہ کا شرمانا ایک خاص معنے اپنے اندر رکھتا ہے مگر بندہ جب ہاتھ اٹھا دیتا ہے اس کے سامنے تو وہ رد نہیں کیا کرتا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے (۔) یعنی میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے۔**

(سنن ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ)

(اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے لب تر کرنے کے لئے گرم پانی پیا اور فرمایا بعض لوگوں کا اصرار تھا کہ میں کچھ نہ کچھ گرم ضرور پی لیا کروں۔ بیچ میں یعنی وہاں سے آنا مجھے برا لگتا ہے میں نے کہا ایک دفعہ ایک گلاس میں ڈال دیں جس میں کم ٹھنڈا ہو تو خطبے تک اگر ضرورت پڑے تو میں اس سے لب تر کر لیا کروں گا۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے۔

اب پاکیزہ مال سے صدقہ بہت اہم بات ہے۔ جتنی بھی حرام کی کمائی ہو' دنیاداری کی کمائی ہو اس کا صدقہ ہوتا ہی کوئی نہیں۔ خدا گندے مال کو قبول کرتا ہی نہیں۔ التحیات للّٰہ والصلوٰت والطیبات اسی لئے حضرت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بہت گہرے اور بہت عارفانہ ہیں۔ ایسی شرط ساتھ لگا دیتے ہیں کہ کسی بیوقوف کو دھوکہ پھر لگ ہی نہیں سکتا۔

اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول فرماتا ہے خدائے رحمٰن اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ وہ خدائے رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ایسے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنا بچھیرا یا اپنی اونٹنی کا وہ بچہ جو اونٹنی سے الگ کر دیا گیا ہو پالتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ فضل الصدقۃ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

یہ وہی مضمون ہے یہ روایت دوسری ہے صرف۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی ابتلاء میں گھرے ہوئے شخص کو دیکھے اور ان الفاظ میں دعا کرے (۔) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تو مبتلا ہے اور اپنی مخلوق کے بہت سے لوگوں میں سے مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ وہ اس آزمائش میں مبتلا نہ ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء مایقال اذا رأی مبتلی)

بسااوقات آپ حادثات دیکھتے ہیں' گہرے طور پر متاثر ہوتے ہیں اس وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ دعا ایک روشنی کا مینار بن جاتی ہے جو ہر تباہ کرنے والی چھپی ہوئی Rock سے انسان کو بچاتی ہے۔ کوئی پہلو آپ نے نہیں چھوڑا دعا کا جس کے اوپر آپ نے تفصیل سے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اب ابتلاء میں گھرے ہوئے لوگ بہت سے ہوتے ہیں مثلاً کوئی بیمار ہے' کسی کو گنگرین ہو گئی' کسی کا کوئی حصہ کاٹنا پڑتا ہے اور ہر انسان اس وقت اگر کسی بیمار کو دیکھے' اس حالت میں دیکھے' اس وقت دعا کی ضرورت ہے۔ اور یہ دعا جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے اس موقع کے لئے تیر بہدف ہے۔ (۔) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس ابتلاء سے محفوظ رکھا جس میں تو مبتلا ہے۔ مجھے اپنے فضل کا سزاوار بنایا۔ تو وہ اس آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا۔

اس ضمن میں اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے بعض حوالے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر دیر ہو گئی تو شاید کچھ حوالے چھوڑنے پڑیں پھر وہ آئندہ کام آجائیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:۔

"لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات' دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے"

میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ سوائے حضرت مسیح موعود (۔) کے اس زمانے میں کسی نے دعا پر کامل یقین پیدا نہیں کیا اور آپ کے آنحضرت ﷺ کے سچے غلام ہونے کی یہ سب سے بڑی علامت ہے۔ جتنا دعا پہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے زور دیا ہے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود (۔) نے زور دیا ہے۔ آپ نے بھی سنا ہوگا غیر احمدیوں کو کبھی کہ دعا کرو تو کتنے کھوکھلے' ہلکے منہ سے کہتے ہیں مگر جب دعا کا وقت ہوتا ہے دعا نہیں کرتے بلکہ پیروں فقیروں کے پاس دوڑتے ہیں' جادو منتر سے طلب کرتے ہیں لیکن احمدی کو آپ کبھی نہیں دیکھیں گے کسی مشکل کے وقت پیروں فقیروں سے ہو کے آئے۔ **جتنا احمدیوں میں ایک دوسرے کو دعا کے لئے لکھنے اور دعا کے لئے کہنے کا رواج ہے ساری دنیا کے انسانوں میں کہیں آپ کو نہیں ملے گا** اور یہ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی سچائی کا ایک بہت بڑا نشان ہے' اگر کوئی ذرا عقل کرے اور سوچے۔

فرماتے ہیں "لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات' دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی' مگر نہیں۔ اسی لئے لا یخلف المیعاد فرمایا ہے' لا یخلف الوعید نہیں فرمایا:۔

اب یہ دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) نے کتنا عارفانہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یخلف المیعاد (آل عمران:10) میعاد میں وعدہ ہے اس کی وعدہ خلافی اللہ نہیں کرتا۔ مگر لا یخلف الوعید کا مطلب ہے ڈراوے کو نہیں ٹالتا۔ تو یہ باریک فرق حضرت مسیح موعود (۔) نے قرآن میں ڈوب کر پایا اور آگے ہم سے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ وعید کو ٹال دیتا ہے۔ اس سچے وعدہ کو ہرگز نہیں ٹالتا۔

چنانچہ فرمایا "اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلاء کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔ جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے۔ اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ اسلام کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ' زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال معاذاللہ لغو ٹھہرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن ص201' 202)

پھر حضرت مسیح موعود (۔) حضرت یونس کی قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"**دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔** میری سمجھ میں معاتبت مغاضبت کو کہتے ہیں اور حوت مچھلی کو کہتے ہیں اور نون تیزی کو بھی کہتے ہیں اور مچھلی کو بھی۔ پس حضرت یونسؑ کی وہ حالت ایک مغاضبت کی تھی۔ اصل یوں ہے کہ عذاب ٹل جانے سے ان کو شکوہ اور شکایت کا خیال گزرا کہ پیشگوئی اور دعا یونہی رائیگاں گئی اور یہ بھی خیال گزرا کہ میری بات پوری کیوں نہ ہوئی۔ پس یہی مغاضبت کی حالت تھی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات فرد قرارداد جرم کو بھی ردی کر دیتے ہیں۔ اصول خیرات کا اسی سے نکلا ہے۔ یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ صدقہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔ حضرت یونسؑ کے حالات میں در منثور میں لکھا ہے کہ آپ نے کہا کہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ جب تیرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے کوئی آوے گا تجھے رحم آجاوے گا۔

سب اس مغاضبت کی حالت کے باوجود دل میں یہ یقین تھا کہ جب میں خدا کے حضور پیش ہو جاؤں گا وہ مجھے معاف فرمادے گا۔ اس کے آگے لکھتے ہیں "این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص155)

اس خاک کی مٹھی کو اگر میں بخشوں نہ تو اور کیا کروں۔

"تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔"

وہ جو روز بیماریاں وغیرہ آپ دیکھتے ہیں تو یاد رکھیں کہ تقدیر مبرم ایسی تقدیر ہے جو ٹالی نہیں جا سکتی اس لئے جو چاہیں آپ کریں اس وقت جب وہ ہو جائے تو اس کا مطلب ہے تقدیر چل گئی اس کو پھر بدلا نہیں جا سکتا۔

"ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتے" دعا اور صدقات تقدیر مبرم کے وقت بھی عبث اور فضول نہیں رہتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ "وہ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔" کئی دفعہ اولاد کے غم سے بچا لیتا ہے، کئی دفعہ اور باتوں سے بچا لیتا ہے مگر تقدیر مبرم جب پوری ہو جائے اور پھر صدقہ دیا جائے، پھر خیرات کی جائے تو وہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوتے۔

"بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔ قضائے معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے یہ الفاظ گو نہیں۔ مثلاً قرآن کریم میں فرمایا ہے ادعونی استجب لکم دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزارہا کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ عمل ضروری نہیں کہ ہم اس کی تہہ تک پہنچیں اور اس کی کنہ اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شئے ہونے والی ہے اس لئے ہم کو جھگڑے اور مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہے۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربہ کے ذریعہ سے پا لیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو رویائے صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہاء کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے اور کروڑہا صلحاء، اتقیاء اور اولیاء اللہ کے ذاتی تجربے اس امر پر گواہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص100، 101)

"واضح رہے کہ تقدیر کے معنے صرف اندازہ کرنا ہیں جیسے کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا۔" اب دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) کی کیسی عارفانہ نگاہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ پر ہے۔ دیکھیں کسی (-) نے کبھی یہ کسی کے سامنے پیش نہیں کیا۔ "یعنی ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کے لئے ایک مقررہ اندازہ ٹھہرا دیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے بلکہ اختیارات بھی اسی اندازے میں آگئے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خو کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا اور اسی لئے مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے۔ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خداداد قویٰ سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اس جگہ تو ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی کا بنانے والا جس حد تک اس کا دور مقرر کرتا ہے اس حد سے زیادہ وہ چل نہیں سکتی۔ یہی نہیں انسان کی مثال ہے کہ جو قویٰ اس کو دیئے گئے ہیں ان سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ وہ جی نہیں سکتا۔" یہاں وہ آخری مقدر عمر مراد ہے۔

ہر بنانے والا جانتا ہے کہ یہ کب تک چلے گی۔ خدا تعالیٰ کی باریک سے باریک ان وجوہات پر نظر ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کبھی دل فیل ہو جاتے ہیں، کبھی گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، کبھی اور خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ان ساری باتوں کو تقدیر کے لفظ کے نیچے حضرت مسیح موعود (-) بیان فرماتے ہیں۔ یہ سارے تقدیر کا حصہ ہیں۔ "بے شک دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اور اگر مرض کے مناسب حال کوئی دوا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شک مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ پھر ایسا ہی انہی تجارب کے ذریعہ سے ہر ایک عارف کو ماننا پڑتا ہے کہ دعا کا قبولیت کے ساتھ رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں "دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیان اوقات میں بسا اوقات ابتلا پر ابتلا آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے" حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے اس کی مثال میں ایک ولی کا ذکر کیا جو شاید تیس برس سے یا کسی مدت سے کوئی دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا مجھے یہ دے دے اور ہر دفعہ، ہر روز تہجد میں اس کو الہام ہوتا تھا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی اور وہ چھوڑتا ہی نہیں تھا، دعا کرتا چلا جاتا تھا۔ ایک دن اس کے کسی مرید کو خیال آیا کہ میں بھی تو ساتھ کھڑا ہو کے دیکھوں کہ کیا دعائیں کرتا ہے میرا پیر۔ اس نے بھی وہ الفاظ سنے۔ اے خدا مجھے یہ دے، یہ دے، یہ دے اور ساتھ الہام بھی سنا جو اس پیر پر ہوا کہ تیری دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ سن کر وہ تقریباً مرتد ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اگر دعائیں قبول نہیں ہو رہیں تو یہ کیا کھڑا تیس سال سے اپنی عمر ضائع کر رہا ہے۔ عین اس وقت اس کو الہام ہوا۔ اے میرے بندے تو نے تیس سال میں جو کچھ مجھ سے مانگا ہے میں سب کچھ تجھے دے دیتا ہوں، ایک کا بھی انکار نہیں۔

یہی مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "سعید الفطرت ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سر یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی چلی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال نہ کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔"

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی اور مصائب سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے

طور پر نہ سنو۔ میں نصحاًللہ کہتا ہوں، اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الانفال:34) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی بھی عذاب نہیں دیتا کسی قوم کو جو استغفار میں مصروف رہتے ہیں۔ (-) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص 134)

پھر فرماتے ہیں "دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے" اس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔ جو لوگ اپنے سے زیادہ غیروں کی فکر میں ہر وقت مبتلا رہتے ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تقدیر ان کی عمر کو اپنی آخری انتہا تک پہنچا دیتی ہے اور بعض اوقات اس کے برعکس بھی آپ لوگ دیکھتے ہیں مگر اس کی اور وجوہات ہوتی ہیں۔ مگر یہ بنیادی حقیقت ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے بیان فرمائی ہے۔ اور اس کی تائید میں یہ آیت قرآنی پیش فرماتے ہیں "اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض" دیکھو جو چیز انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین میں مستقل قائم ہو جاتی ہے۔ "اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے جو اس دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن ص 353)

اب بسا اوقات اس کے برعکس بھی آپ کو دکھائی دے گا جو شر کا موجب ہو وہ بعض دفعہ جلدی نہیں اٹھایا جاتا، اس کی رسی دراز کی جاتی ہے تو یہ ایک باریک مضمون ہے جس کی تفصیل مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے غالباً میں پہلے کسی خطبہ میں بیان کر چکا ہوں اس لئے میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ ایک لمبا کام ہوگا اس وقت آپ کو سمجھایا جائے کہ بظاہر آپ لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ شر کا موجب بنتے ہیں اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں اس کا بالکل اور مضمون ہے۔ املی لھم ان کیدی متین یہ آیت اس پر نگران ہوتی ہے کہ میں ان کو مہلت دیتا ہوں اور میری پکڑ بہت سخت ہے۔ تو ہر انسان کی نیکی کی انتہاء کی ایک حد ہوتی ہے اور بدی کی انتہاء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور جس انسان کی بدی کی حد کی انتہاء تک خدا اس کو پہنچنے دے اس سے زیادہ اس کو سزا نہیں دی جا سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کا غالباً آپ ہی کا، یہ کشف تھا آپ غور کر رہے تھے املی لھم ان کیدی متین کہ ان شریر لوگوں کو خدا تعالیٰ مہلت دیتا کیوں ہے۔ تو کشفاً آپ نے ایک رقاصہ دیکھی جس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑا ہوا تھا۔ اب وہ ناچتی جاتی تھی اور اس کو ہلاتی جاتی تھی اور یہ آیت پڑھ رہی تھی املی لھم ان کیدی متین یہاں تک کہ وہ گلاس آخر بھر گیا اور پیالہ چھلک گیا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو اس کی حکمت سمجھ آئی کہ بدوں کو جب لمبی مہلت ملتی ہے تو ان کے لئے اس سے بڑی سزا ممکن نہیں۔ ان کی سرشت میں جتنی بدیاں کرنے کی طاقت موجود ہے اس کے آخر تک خدا تعالیٰ ان کو پہنچا دیتا ہے۔ اس لئے آج کل جو پاکستان میں ہو رہا ہے اس سے احمدی بدظن نہ ہوں کیونکہ اس میں حکمت اور ہے۔ تو اللہ رحم فرمائے ان پر کہ ان کے لئے ان کیدی متین کا حکم آیا ہے۔

"ہمارے تجربے میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں، یہ غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اس کے ہاتھ میں سب شفا ہے۔ سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ ڈاکٹروں نے نہایت گہرا چیرہ دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی یہاں تک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔ تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا "آثار زندگی" اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت رو بصحت ہے۔ بیمار کو چاہئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو۔ انسان صحت کی حالت میں کئی قسم کی غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں کچھ حقوق العباد کے متعلق۔"

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن ص 59، 60)

اب چونکہ وقت ہو چکا ہے اور نماز کا وقت بھی تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں یہاں اس اقتباس کو ختم کر رہا ہوں اور باقی بعد میں پڑھوں گا۔ صرف ایک حضرت مسیح موعود (-) کا اقتباس آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعاؤں کے متعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر یہ خطبہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

فرماتے ہیں "جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائبات کرامات دکھلاتے رہے ہیں اس کا اصل اور منبع بھی دعا ہی ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھا رہے ہیں" اب سنیں "وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے" آج تک کسی فلاسفر کو، کسی سیاستدان کو سمجھ نہیں آتی کہ واقعہ کیا ہو گیا ہے کتنی حیرت انگیز بات ہے کئی بہانے بناتے ہیں، کہیں پہ تلوار بیان کرتے ہیں، کہیں اور کچھ مگر در حقیقت اس راز کو اگر صحیح طور پر بیان فرمایا ہے تو سوائے حضرت مسیح موعود (-) کے کوئی نہیں بیان کر سکا اور یہ حقیقت ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی راتوں کی بیقرار دعائیں نہ ہوتیں تو کبھی دنیائے عرب میں یہ معجزہ رونما نہیں ہو سکتا تھا۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔ میں اپنے ذاتی تجربے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12 نومبر 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا منیر الدین احمد صاحب

مطالبات تحریک جدید

مطالبات تحریک جدید کا مختصر تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زبانی پیش ہے۔

پہلا مطالبہ۔ سادہ زندگی:- "اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے۔ وہ تیار ہوں"

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 38ء مطالبات ص 23)

دوسرا مطالبہ۔ امانت فنڈ:- دوسرا مطالبہ جو دراصل پہلے ہی مطالبہ پر مبنی ہے میں یہ کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت

ایسی نکلے جو اپنی آمد کا 1/5 سے 1/3 حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔"

(خطبہ جمعہ 23 نومبر 34 مطالبات ص 47)

ساتواں مطالبہ وقف رخصت جو لوگ سال میں دو دو تین تین ماہ کی لمبی چھٹیاں لے سکتے ہیں۔ وہ اپنی فرصت اور رخصت کے اوقات کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیں۔

(مطالبات ص 62)

آٹھواں مطالبہ۔ وقف زندگی:- دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی (دعوت الی اللہ) نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ روپیہ کے ذریعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اکناف عالم میں اپنی (دعوت) کو پہنچادے گی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ (-) یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین (-) کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ (دین حق) کے لئے ہیں.... اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔

(خطبہ جمعہ 11 جنوری 35ء مطالبات ص 67)

گیارھواں مطالبہ۔ ریزروفنڈ :- موجودہ حالات اور بعض مجبوریوں کی وجہ سے ضروری ہے۔ کہ ہمارا ایک مستقل ریزرو فنڈ ہو۔ جس کی آمدنی سے مستقل اخراجات چلائے جائیں اور ہنگامی کاموں کے لئے چندہ ہو۔ اخلاقی لحاظ سے بھی یعنی جماعت کی اخلاقی حالت کو محفوظ رکھنے کے لئے نیز کام کی وسعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ ایک مستقل ریزرو فنڈ ہو"۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 17 فروری 1936ء)

سولھواں مطالبہ۔ اپنے ہاتھ سے کام :- "احباب کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ سادہ کھائیں سادہ کپڑا پہنیں۔ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ اگر کسی کو جھاڑو دینے کا کام ملے تو وہ بھی کرلے۔ اس میں بھی فائدہ ہے۔ بہرحال کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ ہر شخص کوشش کرے کہ وہ بیکار نہ رہے۔"

(خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

سترھواں مطالبہ۔ بیکار چھوٹا کام بھی کر لیں :- میں نے بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے۔ کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 22 جنوری 37ء)

انیسواں مطالبہ۔ دعا :- "ایک اور چیز.... ہے۔ جو سب کے متعلق ہے۔ گو غربا اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں۔ اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں۔ بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا ہے۔"

(الفضل 29 نومبر 34ء)

ابتداء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو انیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد حضور نے مزید آٹھ مطالبات کا اضافہ فرمایا۔ ان آٹھ مطالبات کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

بیسواں مطالبہ۔ تمدن (دین حق) کا قیام :- فرمایا "تحریک جدید کے دوسرے دور کی تحریک سے میری غرض یہی ہے۔ کہ ہم دنیا میں (دینی) تعلیم کو قائم کریں۔ (دینی) تعلیم اس وقت مٹی ہوئی ہے۔ ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں کہ اس کا قیام حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے۔ باقی زیادہ تر ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کر سکتے ہیں۔"

(الفضل 30 دسمبر 37ء)

اکیسواں مطالبہ۔ قومی دیانت کا قیام

"اگر ہماری جماعت اپنی دیانت کا سکہ بٹھا دے اور اس لحاظ سے اپنی شہرت قائم کرے تو اقتصادی مشکلات کا خود بخود حل ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں لوگ خود آکر ان کو روپیہ دیں گے۔"

(الفضل 30 دسمبر 37ء)

بائیسواں مطالبہ۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت :- عورتوں کے حقوق برابر دیئے جائیں اور ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ خصوصاً جبکہ ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ تو ان کے احساسات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ لہٰذا یا تو دوسری شادی نہ کی جائے اور اگر کی جائے۔ تو پورا انصاف کرے اور اگر انصاف نہ کر سکے تو ایک کو طلاق دے دے (مطالبات ص 136)

تیئیسواں مطالبہ۔ راستوں کی صفائی :- اپنے ہاتھوں سے کام کر کے تمام راستوں کو فراخ اور سیدھا کیا جائے۔ اور اونچی نیچی جگھوں کو ہموار کیا جائے اور گندگی کو دور کیا جاوے تاکہ دیکھنے والا دیکھتے ہی سمجھ لے کہ احمدی جماعت کا محلہ یا گاؤں ہے۔

چوبیسواں مطالبہ۔ قیام احمدیہ دارالقضاء :- سوائے ان مقدمات کے کہ جن کے متعلق قانون کہتا ہے کہ ان کو عدالتوں میں لے جانا ضروری ہے باقی سب مقدمات کا فیصلہ شریعت کے مطابق کیا جائے اور اس ضرورت کے لئے ہر جماعت میں پنچائتیں اور بورڈ مقرر کئے جائیں۔

پچیسواں مطالبہ۔ وقف اولاد :- "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے۔ کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گر ہے۔ کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

(خطبہ عید 41-1-19)

ایمان کی کم سے کم علامت :- ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے ...... جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ لازم کرتا ہے اسی طرح اسے لازم ہے کہ وہ کسی نہ کسی کو وقف کرے۔

(الفضل 10 جنوری 1945ء)

مالی خدمت :- جن کے ہاں اولاد نہ ہو یا بڑی عمر کی ہو یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں۔ تو وہ ایک دیہاتی مربی یا مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کا خرچ دیں.... تا غرباء کے بچوں کو تعلیم دلائی جاسکے۔

(الفضل 10 جنوری 1945ء)

چھبیسواں مطالبہ۔ وقف جائیداد :- فرمایا "مجھے ایک رؤیا میں اس تحریک کی طرف توجہ دلائی گئی ہے.... میں تجویز کرتا ہوں..... کہ ہم میں سے کچھ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اپنی جائیدادوں کو اس صورت میں دین کے لئے وقف کریں کہ جب سلسلہ کی طرف سے مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ جائیداد دین کی اشاعت کے لئے پیش کرنے میں قطعاً ان کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں سب سے پہلے اس غرض کے لئے اپنی جائیداد وقف کرتا ہوں۔

(الفضل 21 مارچ 1944ء)

وقف آمد :- جن کی جائیداد نہ ہو اور ثواب میں شامل ہونا چاہیں۔ تو وہ اس رنگ میں اپنا نام پیش کر سکتے ہیں کہ علاوہ دوسرے چندوں کے ادا کرنے کے جب کبھی (-) احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص قربانیوں کا مطالبہ ہوا۔ میں اپنی ایک ماہ یا دو ماہ کی آمد دے دوں گا۔

(الفضل 14 مارچ ص 1944ء)

ستائیسواں مطالبہ :- ایک معاہدہ تھا جو حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بعثت سے قبل ہوا۔ جس میں زیادہ جوش سے حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے اس لئے اس کو حلف الفضول کہتے ہیں۔

(خطبہ 22 جولائی 44ء)

معاہدہ کا مطلب :- "اس معاہدہ کا مطلب یہ تھا کہ ہم مظلوموں کو ان کا حق دلوانے میں مدد کیا کریں گے اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے گا تو ہم ان کو روکیں گے۔"

جماعت سے خطاب :- "میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنی اولاد کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہوں کہ اگر اسی قسم کا ایک معاہدہ وہ بھی کریں اور پھر اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو خدا تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ ان پر اپنے فضل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس سے مراد جسمانی اولاد ہے یا جماعت مراد ہے۔ جماعت بھی روحانی اولاد ہوتی ہے۔

"متواتر سات یوم تک عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر دعائے استخارہ کریں۔ اور سات یوم متواتر ایسا کرنے کے بعد اگر انشراح ہو۔ تو اپنے آپ کو پیش کریں۔"

(الفضل 27 مئی 1946ء)

شمولیت کے لئے ضروری امور :- حسب ذیل امور کا اقرار کرنا ضروری ہے۔

(1) یہ کہ تازیست میں دیانت و امانت کو قائم کروں گا۔ اور کسی اپنے بیگانے، واقف ناواقف، مسلم غیر مسلم کی حق تلفی نہ کروں گا۔ اگر کسی کا حق میرے ذمہ نکلے گا خواہ وہ زرنقد کی صورت میں ہو۔ خواہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کی شکل میں ہو میں اسے بلا چون وچرا۔ بلا حیل وحجت اور بلا تاخیر بخوشی خود ادا کروں گا۔ علاوہ ازیں میں امن وامان اور انصاف کو بھی قائم کروں گا۔ کسی پر ظلم نہ کروں گا اور نہ ہی کسی کو زدوکوب کروں گا۔

(2) یہ کہ تازیست میں دوسروں سے بھی امانت ودیانت کو قائم کرواؤں گا اور جہاں کہیں پتہ لگے گا کہ کوئی شخص کسی کی حق تلفی کر رہا ہے اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو میں حقدار کی حمایت میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اگر ضرورت پڑے تو میں حقدار کے ساتھ حق مارنے والے کے گھر پر بھی جاؤں گا اور حقدار کا جائز حق اسے دلواؤں گا۔

علاوہ ازیں میں امن وانصاف کو دوسروں سے بھی قائم کراؤں گا اور جہاں کہیں پتہ لگے لگا کہ کوئی شخص کسی پر ظلم کر رہا ہے اور اسے زدوکوب کر رہا ہے۔ میں مظلوم کی حمایت کروں گا اور ظلم کے ہاتھ کو روکوں گا اور ظالم کے سامنے اپنے آپ کو یہ کہہ کر پیش کردوں گا کہ "لو مجھے مارلو" اس بات کو بے عزتی یا توہین خیال نہیں کروں گا کہ اگر مجھے ایسا کرنے میں اپنے شدید دشمن و مخالف کے گھر بھی جانا پڑے۔

(3) یہ کہ میں محض تقویٰ اللہ سے کام لے کر مظلوم کی حمایت کروں گا اور کسی دشمن سے بدلہ لینے یا کسی کو ذلیل کرنے کے لئے یا اپنا غصہ نکالنے کے لئے ایسا نہیں کروں گا اور دوسرے لوگوں کو اس عہد میں شامل ہونے کے لئے تحریک کرتا رہوں گا۔

(4) اگر مجھے کسی اپنے امام الصلوٰۃ سے ذاتی رنجش یا شدید اختلاف بھی ہو گا تو مرکز کے حکم کے بغیر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہیں کروں گا۔

(5) اپنے کسی بھائی سے خواہ اس سے شدید تکلیف بھی پہنچی ہو اس سے بول چال ترک نہ کروں گا۔ اگر دعوت کرے تو رد نہ کروں گا۔

(6) سلسلہ کی طرف سے اگر کسی امر میں کوئی سزا تجویز کی جائے گی تو اسے بخوشی قبول کروں گا۔

(7) اس کام میں نفسانیت اور ذاتی نفع ونقصان کے خیالات کو نظرانداز کروں گا۔

(الفضل یکم جنوری 1945ء)

معاہدہ جاری کرنے کا مقصد :- (1) لوگوں میں جذبات پر قابو رکھنے کی عادت ڈالی جائے۔

(2) بعض دفعہ ایک شخص جوش نہیں دبا سکتا۔ اور لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دوسرا بھی برداشت نہیں کرتا اور بات آگے بڑھ جاتی ہے۔ ایسے حالات میں ایک فریق ایسا ہونا چاہئے جو ان کے جوشوں کو اپنے اوپر لے لے۔

(الفضل 28 مئی 1946ء)

> ہم نے ہر فضل کے پردے میں اسی کو پایا
> وہی جلوہ ہمیں مستور نظر آتا ہے
> کسی کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد وکلاں
> نشۂ عشق میں مخمور نظر آتا ہے
> شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پاتا جس دم
> کیا ہی نادم دل مجبور نظر آتا ہے
>
> (درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مصلح موعود کی بیگم صاحبہ محترمہ امۃ المومن بنت محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب عید سے ایک دن قبل سے بیمار ہیں۔ دو دن کوما کی حالت رہی۔ پھر ہوش آیا تاہم ابھی بھی طبیعت بحال نہیں ہوئی۔ بیماری کی تشخیص بھی پوری طرح نہیں ہو سکی۔ احباب کرام سے موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مغفور احمد صاحب منیب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کی اہلیہ محترمہ عقیلہ منیب صاحبہ کی صحت عرصہ قریباً ایک سال قبل خراب ہوگئی تھی۔

Hodgekin's Lymphoma کی تشخیص ہوئی تھی۔ کیمو تھراپی کے 12 کورس دیئے گئے ہیں۔ جس سے بیماری کی ظاہری علامتیں دور ہو چکی ہیں۔ اب علاج کے آخری مرحلہ میں 11۔ جنوری سے ریڈیو تھراپی انمول ہسپتال لاہور میں شروع کی گئی ہے جو 3 ہفتے کے لئے ہوگی۔

احباب سے خصوصی طور پر ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم بشیر احمد صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور گردوں کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منصور احمد مبشر صاحب ابن مکرم مظفرالدین چوہدری صاحب (بنگالی) مرحوم کے دل کا آپریشن راولپنڈی میں ہو گیا ہے۔ اور رو بصحت ہیں۔ احباب کرام دعا کریں

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والدیا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرمایا کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گروزنی میں روسی فوج کی پسپائی

گروزنی میں روسی فوج سے مقبوضہ گاؤں واپس لے لئے گئے ہیں۔ چیچن جانبازوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے روسی فوج کو بھاری جانی نقصان پہنچانے کے بعد شاذلی کا علاقہ واپس لے لیا ہے۔ روسی فوج نے تین دن قبل جنگ کو عارضی طور پر روکنے کا اعلان کیا تھا۔ اور اپنی جنگی حکمت عملی کو تبدیل کرنے کا عندیہ دیا تھا۔ اس کے علاوہ دو روسی کمانڈروں کو تبدیل بھی کر دیا گیا تھا۔ گروزنی پر قبضہ ہونے میں ابتدائی ناکامی کے بعد روسی فوج نے دوبارہ حملہ کیا تو انہیں چیچن جانبازوں کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ روسی فوجیں ابھی تک گروزنی پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔

پاک بھارت تعلقات کا خطرناک موڑ

ریڈیو تہران نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ طیارے کی ہائی جیکنگ پاک بھارت تعلقات کا خطرناک موڑ ہے۔ دونوں ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور بڑھتی ہوئی کشیدگی ایک ایٹمی جنگ میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔ اس کشیدگی کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ جس پر دونوں ملکوں میں کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔

بھارت الزام کا ثبوت نہ دے سکا

ہائی جیکنگ کے معاملے میں بھارت پاکستان پر الزامات کا ثبوت نہ دے سکا۔ بھارت کی شہادت کا جزوی انحصار امریکی انٹیلی جنس پر ہے۔ ہائی جیکر اب بھی منظر عام پر نہیں آئیں گے ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے لکھا ہے کہ حرکت المجاہدین کو عرب ملکوں کی خلیجی ریاستوں اور عراق سے کثیر رقم ملتی ہے۔ امریکی ماہرین نے بھی کہا ہے کہ پاکستان کے خلاف ہائی جیکنگ کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔

بھارت کے خلاف تھپڑ

سابق بھارتی وزیراعظم آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کی واجپائی کی اپیل مسترد ہونا بھارت کے منہ پر تھپڑ کے مترادف ہے۔

روس پھر خطرہ بن سکتا ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ روس ایک بار پھر ہمارے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ اس سال مارچ میں ہونے والے صدارتی انتخابات کے بعد روس قوم پرستی کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

تعداد ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے ڈیوٹیوں پر متعین تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید نہایت پرسکون اور اچھے ماحول میں ہوئی۔ موسم بھی اچھا تھا۔ عید سے قریباً نصف گھنٹہ قبل ہلکی بوندا باندی ہوئی۔ دن بھر دھوپ اور بادلوں میں آنکھ مچولی ہوتی رہی۔

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
383-2-BII نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون پی پی 5112072

احباب جماعت کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
پروپرائٹر شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور 5400
فون آفس 042-7351722 رہائش 5865913

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
NAME PLATES, STICKERS, MONOGRAMS, SHIELDS & ALL TYPE OF REQUIRED SCREEN PRINTING
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk @ yahoo.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 11 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 5 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 12۔جنوری۔ غروب آفتاب۔ 5-26
جمعرات 13۔جنوری۔ طلوع فجر۔ 5-41
جمعرات 13۔جنوری۔ طلوع آفتاب۔ 7-07

اسمبلیاں بحال کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں

سرکاری ترجمان نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے کہ حکومت معطل اسمبلیوں کو بحال کرنے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ نہ تو ایسا کوئی منصوبہ ہے اور نہ ہی اس پر کسی قسم کا غور ہو رہا ہے۔ حکومت قومی یکجہتی یگانگت سیاسی استحکام اور قومی معیشت کی بحالی کے ایجنڈے پر سختی سے کاربند ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے پہلے مناسب اقدامات کئے جا چکے ہیں جن کے مثبت نتائج سامنے آجائیں گے۔

عید الفطر منائی گئی

ملک کے بیشتر حصوں میں اتوار 9۔جنوری کو عید الفطر منائی گئی جبکہ صوبہ سرحد کے 95 فیصد علاقوں میں ہفتہ کے روز ہی عید منالی گئی۔ احمد پور شرقیہ میں بھی ہفتہ کے روز عید پڑھی گئی۔ گورنر سرحد نے ہفتہ کے روز مرکزی عید گاہ میں نماز عید پڑھی۔ افغان مہاجرین نے بھی ہفتہ کو عید منائی۔

ناجائز اسلحہ ملک گیر آپریشن

عید کے فوری بعد آرمی کی مانیٹرنگ ٹیمیں ملک بھر میں ڈپٹی کمشنروں اور ایس ایس پی صاحبان کی مدد سے ناجائز اسلحہ کی برآمدگی کیلئے خصوصی مہمیں شروع کریں گی۔ اسلحہ ڈیلروں کا ریکارڈ بھی چیک ہوگا۔ حکومت نے اسلحہ ڈیلروں اور لائسنس ہولڈروں کا ریکارڈ چیک کرلیا ہے۔

عوام اپنی مدد خود کریں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ مشکل حالات میں عوام حکومت سے توقع باندھنے کی بجائے اپنی مدد خود کریں۔ فوج عوام میں سے ہے اور انکی خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ حکومت عوام کو بہتر سہولتیں مہیا کرنے کیلئے خصوصی اقدامات کر رہی ہے۔ چیف ایگزیکٹو نے عید سے ایک دن پہلے مری کا دورہ کیا اور آتشزدگی سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے رقم 50 لاکھ سے بڑھا کر 60 لاکھ کر دی۔ آگ بجھانے کے دوران ہلاک ہونے والے فائرمین کے لواحقین کو دو لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو نے فائر بریگیڈ کی کارکردگی پر برہمی کا اظہار کیا۔

پاکستان میں دو امریکی وفود کی آمد

امریکہ کے دو اعلیٰ سطحی وفود چند دن کے اندر پاکستان آرہے ہیں۔ پہلا وفد چار امریکی سینیٹروں پر مشتمل ہے جو ملکی اور علاقائی صورت حال پر حکام سے مذاکرات کرے گا۔ چند دن کے بعد ایک فوجی وفد آئے گا۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس سٹاف سر چارلس گوتھرائی جمعرات کو تین روزہ دورے پر پاکستان پہنچیں گے۔

نواز شریف اور شہباز شریف کو عید کارڈ

معزول وزیر اعظم نواز شریف اور معزول وزیر اعلیٰ شہباز شریف کو کراچی جیل میں بڑی تعداد میں عید کارڈ اور عید کیک موصول ہوئے۔ بیگم کلثوم نواز نے بتایا کہ نواز شریف ان عید کارڈوں کا خود مطالعہ کرتے رہے۔

پارلیمانی امور اور قانون کی وزارت الگ

حکومت نے ایک حکم نامے کے ذریعے پارلیمانی امور کی وزارت کو قانون و انصاف کی وزارت سے الگ کر دیا ہے۔ دونوں وزارتوں کے الگ الگ سیکرٹری مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ چوہدری ارشاد وزارت پارلیمانی امور کے اور جسٹس فقیر محمد کھوکھر وزارت قانون و انصاف کے سیکرٹری ہونگے۔

جسٹس سجاد کی لگائی پابندی ختم

حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے حاضر سروس جج جسٹس فقیر محمد کھوکھر کو وزارت قانون کا سیکرٹری مقرر کر کے سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ کی لگائی ہوئی پابندی ختم کر دی ہے اس کے تحت کسی حاضر سروس ہائی کورٹ کے جج کو وزارت قانون میں بطور سیکرٹری نہیں لیا جا سکتا۔

امید کا سورج طلوع ہونے والا ہے

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے جو لانڈھی جیل کراچی میں اسیر ہیں عید کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اندھیری رات کے بعد امید کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند ہونے کے باوجود خوشی کے اس موقع پر خود کو اپنے عوام کے درمیان محسوس کرتا ہوں عوام صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ سرخرو ہو کر ایک بار پھر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیں گے۔

بحالی جمہوریت کیلئے دعائیں کریں

عید کے موقع پر سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ عید پر بحالی جمہوریت کے لئے دعائیں کی جائیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ عوام اگلی عید جمہوریت کے سائے میں منائیں گے۔ انہوں نے عید کی خوشیوں میں غریبوں کو شریک کرنے پر زور دیا۔

بلوچستان ہائی کورٹ کا جج قتل

بلوچستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد نواز مری کو عدالت کے قریب نقاب پوشوں نے گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ جسٹس موصوف گھر سے عدالت جا رہے تھے۔ فوجک روڈ پر نیلی لینڈ کروزر میں سوار چھ دہشت گردوں نے ٹائروں پر گولیاں ماریں۔ گاڑی رکی تو نقاب پوش پیدل گاڑی کی طرف آئے اور جج پر فائرنگ کر دی۔ پولیس سکواڈ کی جوابی فائرنگ پر حملہ آور فرار ہو گئے۔ جسٹس موصوف کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ دو محافظ زخمی ہو گئے۔ جسٹس مری کو ان کے آبائی گاؤں کوہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا تعلق مری قبیلے کی گزینی شاخ سے تھا جس کی بجارانی شاخ سے سخت دشمنی ہے۔ جسٹس موصوف کے قتل کے الزام میں مشہور سیاسی شخصیت نواب خیر بخش مری اور ان کے پانچ صاحبزادوں کو نامزد کر دیا گیا ہے۔ جسٹس مری کی عمر 57 سال تھی اور موجودہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس افتخار کے بعد انہوں نے چیف جسٹس بننا تھا۔

مولانا مسعود اظہر کے خلاف ایکشن لیا جائے

امریکہ نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ہائی جیکروں کے مطالبہ پر رہا کئے گئے مولانا مسعود اظہر کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ ان کا کراچی میں پہنچنے کے بعد خطاب قابل مذمت ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
فون دکان 212837
رہائش 212175

دو کارکنان کی ضرورت ہے

ادارہ الفضل ربوہ کو وصولی چندہ الفضل کے لئے دو کارکنان کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور ادارہ الفضل کے لئے کام کرنا چاہتے ہوں اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ 25۔ جنوری تک بھجوائیں۔ ان کو بالمقطع الاؤنس درجہ دوم دیا جائے گا۔ عمر 30 تا 50 سال ہو۔ تعلیمی قابلیت ایف اے ہو۔ اور تسلی بخش دینی معلومات رکھتے ہوں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔ حضور ایدہ تعالیٰ کی ہومیو پیتھک کتاب اور 117۔ادویات دستیاب ہیں

البشیرز
پیج
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کیلئے
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

عمیر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسولٹنٹس
9۔ہنزہ بلاک۔ مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو۔ چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

ہماری ہاں کوکنگ رینج، روم ہیٹر گیزر، ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نزد اکبر چوک۔ ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 5118096 ,042-5114822

گرتے بال، گنجا پن! بالچر

سر کی خشکی، سکری کو دور کر کے بالوں کو صحت مند گھنے اور لمبے کرتا ہے۔ گنجاپن اور بالچر کے لئے مفید ترین ہے	Rs. 40/-	Arnica Hair Oil
بالچر، سر، داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Alopecia Cure
خشکی، بالوں میں سکری کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Dandruff Cure
گرتے بالوں، گنجاپن، پتلے بالوں کو مضبوط گھنے اور لمبا کرنے کا کورس	Rs. 65/-	Falling Hair Course

فون کلینک 419-771
ہیڈ آفس 213156
سیلز 211283
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔ ربوہ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61